از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف ہریانہ

بنام

پالاودیگراں

تاریخ فیصلہ:29 جنوری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

تعزیراتی ضابطہ،1860:

دفعات 302 قاعدہ2، 34، 304 حصہ II– قتل–موت کا سبب بننے کا ارادہ–ٹرائل کورٹ نے قتلِ عمد کا مجرم قرار دیا–عدالتِ عالیہ نے دفعہ 304 حصہ II کے تحت مجرم قرار دیا اور ملزم کو پہلے سے گزر چکی مدت تک قید کی سزا سنائی–اپیل پر، ملزم نے متوفی کو قتل کرنے کا مشترکہ ارادہ ظاہر کیا–اس لیے دفعہ 242 قاعدہ2 دفعہ 34 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

ریاست اے پی بنام رائے وراپو پنیا، [1976] 4ایس سی سی 382 پر انحصار کیا۔

لیون کا میڈیکل جوریسپروڈنس برائے بھارت (دسواں ایڈیشن)، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 210، سال 1996۔

فوجداری اپیل نمبر 145–ڈی بی، سال 1990 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1.9.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے مس اندو ملہوترا کے لیے ڈی بی ووہرا۔

مستغیث کے لیے راجیو کے گرگ اور این ڈی گرگ۔

جواب دہندگان کے لیے بی کے مہتا اور پریم ملہوترا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے وکیلوں کو سنا ہے۔ حقائق یہ ہیں کہ 6 دسمبر 1989 کی شام کو متوفی راتی رام، جو گاؤں کا نمبر دار تھا، گاؤں سے باہر ٹہلنے گیا تھا۔ جب وہ شام کو تقریباً 8:30 بجے آ رہا تھا، اپیل کنندگان اپنے گھر سے نکلے اور ان میں سے ہر ایک مسال سے مسلح تھا، اے-1 نے متوفی پر اس وقت حملہ کیا جب وہ ان کے گھر کے سامنے آیا، سر پر اور اسے مختلف حصوں پر تین بار مارا۔ جب متوفی گر گیا تو اے-2 نے اسے دوبارہ سینے، پیٹ اور جسم کے دیگر حصوں پر تین بار مارا پیٹا۔ گواہ استغاثہ-6 اور 7، متوفی کے بیٹے اور بھائی، جو اس کی تلاش میں آ رہے تھے، اس واقعے کے گواہ تھے۔ جب پ گواہ استغاثہ-7 نے چیخ اٹھائی تو ملزم اندر گیا اور چلا گیا۔ متوفی کو ہسپتال لے جایا گیا۔ اس کے پانچ دن بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ ڈاکٹر، گواہ استغاثہ-9، آر ایم سنگھ نے پوسٹ مارٹم کیا۔ انہوں نے سات چوٹوں کا ذکر کیا اور چوٹ نمبر 2 اور 3 سر کی چوٹیں تھیں۔ زخم نمبر 2 ایک کٹی ہوئی چوٹ تھی جو دائیں مَسٹائڈ حصے پر 4 سینٹی میٹر x 1 سینٹی میٹر کے سائز میں لگائی گئی تھی۔ اس کی شکل غیر متوازن تھی۔ ڈاکٹر کے مطابق، موت کی وجہ خون کی زہر آلودگی تھی جو سر کی چوٹ کے نتیجے میں ہوئی اور یہ قدرتی طور پر موت کا سبب بننے کے لیے کافی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ "خون کی زہر آلودگی سر کی چوٹ کا براہ راست نتیجہ ہے۔ یہ کوئی بیماری نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں، سر کی چوٹ موت کی وجہ ہے۔ متوفی کے جسم پر پائی جانے والی چوٹیں مسال نمائش پی-1 اور پی-2 سے لگائی جا سکتی تھیں۔" جرح میں، انہوں نے کہا کہ "سیپٹیسیمیا کا خون بہنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تجویز کرنا غلط ہے کہ اس معاملے میں چوٹیں عام نوعیت میں موت کا سبب بننے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ سیشن عدالت نے مدعا علیہان کو تعزیرات ہند کی دفعہ 300 کی تیسری شق کا اطلاق کرتے ہوئے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا اور انہیں عمر قید کی سزا سنائی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے تعزیرات ہند کی دفعہ 300 پر استثنیٰ 4 کا اطلاق کیا تھا اور قتل عمد کے جرم کو غیر مجرمانہ قتل عمد میں تبدیل کر دیا تھا اور دفعہ 304 حصہ II کے تحت مجرم قرار دیا تھا اور انہیں پہلے سے گزری ہوئی مدت تک قید کی سزا سنائی تھی اور اسی کے مطابق انہیں رہا کر دیا تھا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

یہ کسی اچانک لڑائی کا معاملہ نہیں ہے جو جذبات کی شدت میں ہوئی ہو۔ ملزم نے متوفی کو غیر مناسب فائدہ اٹھاتے ہوئے مارا پیٹا۔ لہذا، جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل، شری مہتا نے منصفانہ اور صحیح طریقے سے اپنے مقدمے کو استثنیٰ 4 سے دفعہ 300 کے تحت نہیں رکھا ہے۔ دوسری طرف انہوں نے دعوی کیا کہ جب موت **خون کی زہر آلودگی** کی وجہ سے ہوئی تھی، تو اس کا حوالہ عام نوعیت میں موت کی وجہ سے اینٹی مارٹم چوٹوں کی وجہ سے نہیں دیا جا سکتا اور اس لیے قتلِ عمد کا جرم نہیں بنایا گیا ہے۔ اس کی حمایت میں، انہوں نے صفحہ 222 پر لیون کے میڈیکل جیورسپرڈینس برائے بھارت (دسواں ایڈیشن) پر انحصار کرنے کی کوشش کی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ "زندگی کے لیے خطرہ، بنیادی طور پر، خون بہنے کی مقدار، زخمی اعضاء پر، اور صدمے کی حد پر منحصر ہے؛ دوسرا، ثانوی خون بہنے پر، سیپٹیسیمیا، ایریسیپیلاس، ٹیٹنس، یا دیگر پیچیدگیوں کے ہونے پر۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ آیا زخم زندگی کے لیے خطرناک ہے، خطرے کا اندازہ چوٹ کے ممکنہ بنیادی اثرات کی بنیاد پر لگایا جانا چاہیے: بعد میں ٹیٹنس یا سیپٹیسیمیا کے ہونے جیسے امکانات پر غور نہیں کیا جانا چاہیے۔" اگرچہ فاضل وکیل نے رائے کے بعد کے حصے کو نہیں پڑھا تھا، لیکن ریکارڈ پر موجود طبی شواہد واضح طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ **خون کی زہر آلودگی** بنیادی وجہ نہیں ہے اور موت متوفی کو لگنے والی چوٹوں کی وجہ سے ہوئی تھی اور وہ عام طور پر موت کا سبب بننے کے لیے کافی ہیں۔ اس لیے **خون کی زہر آلودگی** بنیادی کو دھیان میں نہیں رکھا جائے گا۔

تعزیرات ہند کی دفعہ 300 کی تیسری شق میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ اگر یہ عمل کسی شخص کو جسمانی چوٹ پہنچانے کے ارادے سے کیا گیا ہے اور جس جسمانی چوٹ کا ارادہ کیا گیا ہے وہ عام نوعیت میں موت کا سبب بننے کے لیے کافی ہے، تو یہ تعزیرات ہند کی دفعہ 300 کے تحت آنے والا قتلِ عمد ہو گا اور اس لیے یہ تعزیرات ہند کی دفعہ 299 کے تحت مجرمانہ قتلِ عمد نہیں ہو گا۔ جب ملزم اپنے گھر سے نکلا اور سر اور جسم کے دیگر حصوں پر مہلک ہتھیار سے مارا پیٹا اور زخموں کے نتیجے میں موت واقع ہوئی تو یہ اندازہ لگانا ضروری ہے کہ جسم کے اہم حصوں پر حملہ موت کا باعث بننے کے ارادے سے کیا گیا تھا۔ ارادہ حملہ آور کے دل میں چھپا ہوتا ہے اور اس کا استنباط اس کے افعال اور متعلقہ حالات سے کیا جانا چاہیے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہان کا موت کا سبب بننے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور اس کی حمایت میں وہ ریاست اے پی بنام رائے ور اپو پنیا، [1976] 4 ایس سی سی 382 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرتا ہے۔ اس میں موجود حقائق جواب دہندگان کی مدد نہیں کرتے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیں۔ اگرچہ اس میں موجود تمام چوٹیں متوفی کی ٹانگوں اور ہاتھوں جیسے اہم حصوں پر نہیں تھیں، اور ان کے مجموعی اثر کی وجہ سے موت واقع ہوئی، اس عدالت نے تعزیرات ہند کی دفعہ 300 کی تیسری شق کا اطلاق کیا تھا اور عدالت عالیہ کی خلاف ورزی کو الٹ دیا تھا۔ دفعہ 304 حصہ II کے تحت اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دیا تھا اور ملزم کو دفعہ 304 کے ساتھ 34 تعزیرات ہند کے تحت اثباتِ جُرم سنائی تھی۔ یہ سچ ہے کہ اس عدالت نے پیراگراف 39 میں مشاہدہ کیا تھا کہ کوئی ثانوی عنصر جیسے گینگرین، ٹیٹنس وغیرہ سے بالاتر نہیں ہے۔ اس صورت میں، **خون کی زہر آلودگی** کی نگرانی کے واقعے کا کوئی نتیجہ نہیں ہے جیسا کہ ڈاکٹر نے بتایا ہے کیونکہ موت صرف سر پر چوٹوں اور متوفی کو لگنے والی دیگر چوٹوں کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ کسی خاص ملزم نے سر پر مہلک چوٹ پہنچائی تھی، اس لیے وہ صرف تعزیرات ہند کی دفعہ 326 کے تحت سزا پانے کے ذمہ دار ہیں۔ ہمیں کوئی قوت نہیں ملتی۔ جیسا کہ اوپر بیان کردہ حقائق یہ ثابت کریں گے کہ دونوں ملزموں کا متوفی کو قتل کرنے کا مشترکہ ارادہ تھا اور وہ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے تحت اثباتِ جُرم کے ذمہ دار ہیں۔

اس لیے اپیل منظور کی جاتیہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ملزم کو تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق انہیں، جیسا کہ ٹرائل کورٹ نے قرار دیا ہے، عمر قید کی سزا بھگتنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ انہیں فوراً خود کو سپرد کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اگر وہ خود کو سپرد نہیں کرتے ہیں تو سیشن جج فوری طور پر گرفتاری کا وارنٹ جاری کرے گا اور متعلقہ پولیس کے بذریعے وارنٹ پر عمل درآمد کرائے گا اور تعمیل کی اس عدالت کی رجسٹری کو رپورٹ کرے گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document